سیدتی سیدتی اُم البنینؑ
سیدتی سیدتی اُم البنینؑ

لبیک لبیک لبیک لیثۃ العرین
لبیک لبیک لبیک لیثۃ العرین

www.uwf.org.pk

ماہنامہ الموسوی پشاور | مارچ 2018ء | جمادی الثانی 1439ھ

رجسٹرڈ 443 جلد نمبر 19 شمارہ 3

سہ ماہی ایڈیشن

اُم البنینؑ

چلو سلام کریں اُس کے آستانے کو
حسینؑ پال کے جس نے دیا زمانے کو

قال رسول اللہ ص
فاطمۃ بضعۃ منی فمن اذاھا فقد اذانی
ومن آذانی فقد آذی اللہ

فاطمہ

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ

آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی
قائد ملت جعفریہ

- شجر رسولؐ گرائے جانے پر خاموشی لمحہ فکریہ ہے لارنس آف عریبیہ کی ایجاد کردہ سازش سے عالم اسلام آج بھی نجات نہیں پا سکا۔
- ایک طرف مندر بنوانا اور دوسری طرف شرک کے نام پر اسلامی آثار گرانا دوغلی پالیسی ہے،
  عالمی ادارے مسلمانوں کے ورثے کی جانب بھی توجہ دیں۔
- افغان صدر کی طالبان کو امن پیشکش، پاکستان سے ماضی بھلا کر مذاکرات کی خواہش سوالیہ نشان ہے؟
- افغانستان میں بھارت کی موجودگی میں خیر کی کوئی توقع نہیں،
  پاکستان جارح نہیں اسکا نظریہ اساسی اسلام ہے جو جارحیت کو کنڈم کرتا ہے۔
- دہشتگردی کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑنے کیلئے شیطانی قوتوں سے جان چھڑائی جائے۔
- دہشتگردوں کے تخلیق کار عالمی سرغنہ اُسکے پٹھوانہیں اپنی ضرورت سمجھتے اور دہشتگردی کو جواز بنا کر ممالک میں مداخلت کرتے ہیں۔
- کوئی شیطانی قوت پاکستان کو اہداف سے پیچھے نہیں ہٹا سکتی ہم قتل ہو سکتے ہیں مگر پاکستان کو قتل نہیں ہونے دیں گے۔
- بیرونی ایجنڈے پر کام کرنے والے شرپسندوں سے چھٹکارے کیلئے گلی محلے کی سطح پر ایکشن پلان آگاہی مہم چلائی جائے۔
- بھارت اسرائیل کی طرح استکبار کا ایجنٹ ہے ایران غلط فہمی کا شکار نہ ہو! انڈیا کو چار بہار بندر گاہ لیز پر دینا
  پاکستان و چین کی نگرانی کیلئے مورچہ فراہم کرنا ہے۔

سیدتی سیدتی ام البنین
لبیک لبیک لیلۃ العرین

سیدتی سیدتی ام البنین
لبیک لبیک لیلۃ العرین

ام البنین

ماہنامہ الموسوی ؑ
ایڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

جلد نمبر 19 | جماد الثانی 1439 ہجری، مارچ 2018 | شمارہ نمبر 3

نگران اعلیٰ:

سیدہ ام لیلیٰ مشہدی

چیئرپرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی

ایڈیٹر

ڈاکٹر ارم ناز کیانی

قانونی مشیر

سیدہ عبیدۃ الزہرا موسوی (ایڈوکیٹ)

ڈبل گولڈ میڈلسٹ

معاونین

سیدہ بنت الہدیٰ (ڈبل گولڈ میڈلسٹ)

پروفیسر غلام صغریٰ ایم اے فائن آرٹس

ڈاکٹر خانم زہرا گل گولڈ میڈلسٹ

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	اداریہ	2
2	قائد ملت جعفریہ کا خصوصی خطاب	3
3	فضائل حضرت محمدؐ قرآن کی روشنی میں (عزادار حسین نقوی)	5
4	خاتون جنتؑ (تحسین جعفری)	7
5	معرفت معصومین بالقرآن (سید ابو محمد نقوی)	8
6	جاگیر فدک (علامہ غلام حسین نجفی)	9
7	منظوم کلام (طاہر ناصر علی)	10
8	جوش ملیح آبادی اور مدحت علیؑ (علامہ سید ضمیر اختر نقوی)	11
9	سکینہ جنریشن کارنر	14
10	دست کبریا ہے علیؑ (حماد اہلبیت سید محسن نقوی)	14
11	مصداق محمدؐ ہے فرمان خدیجہؑ کا (ریحان اعظمی)	17
12	فضیلت روضہ عباس علمدارؑ (علامہ سید نجم الحسن کراروی)	18
13	منظوم کلام (سبز علی شہزاد)	20
14	خبریں	21-24

اداریہ

شجرِ رسولؐ کا گرانا انہدام شعائر اللہ کا تسلسل!

ارشادِ رب العزت ہے لولاك لما خلق الأفلاك ، اے حبیب اگر آپؐ کو تخلیق نہ کرتا تو یہ آب و گل کی دنیا نہ بناتا۔ یعنی محبتِ مصطفیٰ وجہِ تخلیق کائنات بنی۔ اصولِ فطرت ہے کہ محبوب کے ساتھ ساتھ اس سے نسبت رکھنے والے لوگ اور اس کی چیزوں سے بھی محبت ہوتی ہے اور فطرتوں کے خالق نے صدائے کن سے ہی دنیائے مادیت میں اس کے مظاہرے شروع کر دیے تاکہ محبتوں اور نسبتوں کے سلسلوں کو سمجھنے کے لیے عقل والوں کے لیے نشانیاں اور علامتیں موجود رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آدمؑ نے زیورِ خلقت سے آراستہ ہوتے ہی عرش بریں پر نام مصطفیٰ دیکھا۔ اور اُنہی کے صدقے میں آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔ ابراہیم خلیل اللہ نے جب حکم خدا سے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی تو دیوارِ کعبہ بلند کرتے ہوئے جب اس کارِ عظیم کی اجرت کے طور پر ختم المرسلین، رحمت اللعالمین نبی کو اپنی ذریت میں پروردگار سے مانگا اور ثنائے مصطفیٰ کی تو جس پتھر پر بغرضِ تعمیر کھڑے تھے پروردگار نے اسے حکم دیا کہ ابراہیم کے نقشِ پا کو اپنے سینے میں محفوظ کر لو کہ آج ذکر مصطفیٰ ہو رہا ہے۔ اور اُسے ایسی اہمیت دے دی کہ مقام ابراہیم میں نصب کر کے اس کی زیارت کو حج کا حصہ بنا دیا۔ پھر حضرت اسماعیل کی پیاس سے بے قرار ہونے کی وجہ سے زوجہ ابراہیم کی صفا و مروہ کے درمیان دوڑ کی یاد کو تا قیامت باقی رکھنے کے لیے ''سعی'' قرار دیا حالانکہ حاجرہ خود تو نبی نہ تھیں مگر نسبت نبی رکھتی ہیں۔ اسماعیلؑ کی ایڑھیوں سے چشمہ زمزم نکالا اور حجاج کرام کو سیراب بھی کیا شفاء بھی دی حالانکہ اسماعیل نے تو ابھی اعلانِ نبوت نہیں کیا۔ حضرت اسماعیل ذبح ہونے سے بچ گئے مگر ذبیح اللہ کا لقب بھی ملا اور اس قربانی کو تاحیات زندہ رکھنے کے لیے منیٰ میں قربانی حج کا اہم ترین رکن بنا دیا گیا۔ جنت کے جس پتھر کو دستِ مصطفیٰ نے نصب کیا اُس حجر اسود کا بوسہ گناہوں کی بخشش کا ضامن بن گیا۔

نسبتوں کی اسی حقیقت کو شعائر اللہ کہا جاتا ہے جن کے توسل سے خدا تک رسائی ہوتی ہے اور تاریخ اسلام ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے حضرت یعقوبؑ، یوسفؑ کے کُرتے کو چشم و سینہ سے لگا کے روتے رہے کہ نسبتِ یوسف ہے۔ معجزہ خدا سے پہاڑ سے برآمد ہونے والی ناقہِ صالح کی کُونچیں جب بنی اسرائیلیوں نے کاٹ ڈالیں تو قہرِ خدا نازل ہوا۔ جس سے ثابت ہوا کہ نسبتِ نبی رکھنے والی چیزوں کو خود پروردگار باقی رکھنا چاہتا ہے اور انھیں مسمار کرنے والوں کو قابل عتاب سمجھتا ہے۔ یہودیوں نے حضرتِ داؤدؑ کے گدھے کے نعلوں کو نسل در نسل محفوظ کر کے رکھا اور زیارت کرتے رہے ہیں۔ اگرچہ نعلین نبی! نہیں بلکہ نبی کی سواری کے نعل ہیں مگر افسوس صد افسوس! کہ امتِ مسلمہ ہی کے ناہنجار لوگوں نے اپنے افضل الانبیاء نبی محمدؐ کی اولاد اور ان سے نسبت رکھنے والے شعائر اللہ کی قدر نہ کی۔ سانحہ کربلا سے آج تک قلب مصطفیٰ کو ستایا جا رہا ہے۔ کل حرم مصطفیٰ کو قید کیا گیا۔ اولادِ مصطفیٰ کے مرقد جنت البقیع میں مسمار کیے گئے اور آج نبی کریم اور صحابہ کرام سے منسوب شجر مصطفیٰ گرایا گیا۔ برطانوی ایجنٹ لارنس آف عربیہ کی ایجاد کردہ اصطلاح ''شرک'' نے شائر اللہ اور عالمِ اسلام کے قیمتی اثاثوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ جس سے پوری دنیا کے مسلمانوں میں دکھ درد اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے اور بدھا کے مجسموں کے لئے آواز بلند کرنے والے یونیسکو اور عالمی اداروں کو کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ شعائر اللہ اور اسلامی آثار کی مسماری پر اقوام متحدہ کی سرد مہری سوالیہ نشان بن کر رہ گئی ہے۔ کفر و شرک کا نعرہ بلند کرنے والے خود تو مندروں کی تعمیر کروائیں اور غیر مسلموں کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر میدیا پر تصاویر دیں اپنے ہی دین و مذہب کے ساتھ گھناؤنا سلوک عقلِ سلیم سے باہر ہے۔

ملت جعفریہ اپنے قائد آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی قیادت میں شعائر اللہ کی تعظیم اور بقا کے لیے تا ظہورِ امامِ زمانہ عجل ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

والسلام

ایڈیٹر: ڈاکٹر ارم ناز کیانی

مذہبی جماعتوں کو بیرونی فنڈنگ نہ ملتی تو ملک پرائی جنگوں کا اکھاڑہ نہ بنتا آج بھی کرنسیوں کی ترسیل جاری ہے حکومت تماشائی نہ بنے، آغا حامد موسوی

پاکستانی تاریخ کا سب سے بڑا پرامن حسینیؑ محاذ ایجی ٹیشن کر کے مذہبی و انسانی آزادیوں کو بحال کروایا، ایکشن پلان میں سیاستدان حکمران سب سے بڑی رکاوٹ ہیں

علماء نے امراء کے دروازوں پر جا کر اپنی توقیر ختم کر ڈالی مال و زر جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں، عصبیت کی بنیاد پر سیاست ملک و قوم کیلئے زہر قاتل ہے

اسلام آباد (ام البنین نیوز) سپریم شیعہ علماء بورڈ کے سرپرست اعلیٰ و تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ مذہبی جماعتوں کو بیرونی فنڈنگ نہ ملتی تو پاکستان کبھی پرائی جنگوں کا اکھاڑہ نہ بنتا آج بھی بیرونی ایجنڈوں کیلئے کرنسیوں کی ترسیل جاری ہے حکومت خاموش تماشائی نہ بنے، علماء نے امراء اور وزراء کے دروازوں پر جا کر اپنی توقیر ختم کر ڈالی دین اور محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت و مودت سب سے بڑا سرمایہ ہے مال و زر کو جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں قوم کا سر اونچا رکھنے کیلئے غربت قبول کی، عصبیت کی بنیاد پر سیاست ملک و قوم کیلئے زہر قاتل ہے فرقہ مسلک زبان کی بنیاد پر انتخابات میں امیدوار کھڑے کرنے والوں کی پے در پے شکستیں ہمارے موقف کی فتح ہے، مسلم حکمرانوں نے منافقت نہ چھوڑی تو شیطانی طاقتوں کا نشانہ بیت المقدس کے بعد بیت اللہ ہوگا! مارشل لاء کے جابرانہ دور میں 8 ماہ پر مشتمل پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا و پرامن ترین حسینیؑ محاذ ایجی ٹیشن کر کے مذہبی و انسانی آزادیوں کو بحال کروایا، ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹارگٹ کلنگ اور سیکیورٹی فورسز پر حملے ایکشن پلان سے انحراف کا نتیجہ ہے ایکشن پلان پر عملدرآمد میں سیاستدان حکمران سب سے بڑی رکاوٹ ہیں پیغام پاکستان میں سرفہرست کالعدم جماعتوں کے نام و دستخط افسوسناک ہے، مولانا ساجد علی نقوی نے خاتون جنت حضرت فاطمہ زہراؑ کی چادر کا واسطہ دے کر قوم کی قیادت کرنے پر مجبور کیا مناصب کے خواہاں نہیں اللہ رسولؐ و علیؑ و بتولؑ کی خوشنودی عزیز ترین ہے، اسلام کو اپنی ڈھال بنا کر مجروح کرنا بنو امیہ و بنو عباس کی ریت ہے راہ حسینیتؑ پر چلتے ہوئے اسلام و پاکستان کی ڈھال بن کر اپنا سب کچھ قربان کرتے رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنی قیادت کے 34 سال مکمل ہونے پر ملک گیر یوم تجدید عہد کے موقع پر ملک بھر سے آنے والے ٹی این ایف جے کارکنان سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ امام حسینؑ کا قول ہے کہ زندگی عقیدہ و نظریہ اور جدوجہد سے عبارت ہے پاکستان آفاقی نظریہ اسلام کے تحت شیعہ سنی بھائیوں کی مشترکہ جدوجہد کا ثمرہ تھا بغیر جنگ کے پرامن جدوجہد سے حاصل کیا گیا ملک خداداد مسلمانان برصغیر کے عقیدہ کی

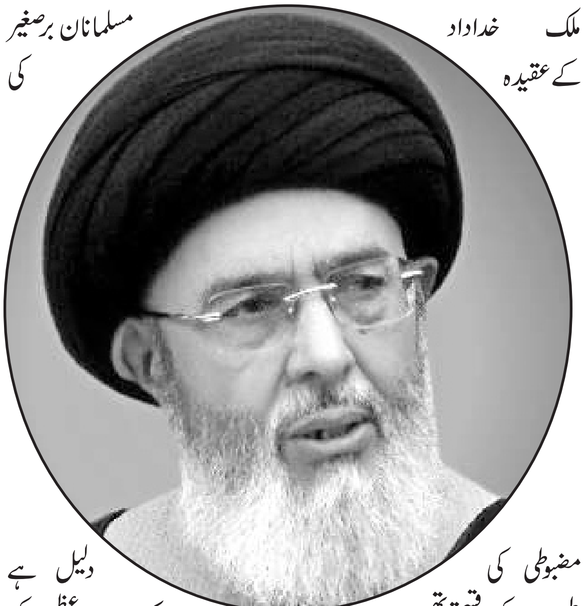

مضبوطی کی دلیل ہے وطن عزیز کی بدقسمتی تھی کہ قائد اعظم کی رحلت کے بعد پاکستان ایسی قوتوں کے ہتھے چڑھ گیا جو تشکیل پاکستان کے مقاصد سے نابلد تھیں، ایوبی مارشل لاء میں محرومیوں کی افزائش سے ملک دولخت ہوگیا پاکستان کو فرقہ وارانہ و گروہی سٹیٹ بنانے کا ضیائی پلان کامیاب ہو جاتا تو ملک کئی حصوں میں بکھر جاتا تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نظریہ پاکستان کے نظریہ کے تحفظ کیلئے وجود میں آئی جس کا مقصد ہر مسلک مکتب و مذہب کو اپنے عقیدے کے مطابق زندگی بسر کرنے کے مواقع کا حصول ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضیاء الحق کی جانب سے پولیس ایکٹ میں ترمیم کر کے مذہبی جلوسوں پر پابندی انسانی آزادیوں پر حملہ اور تشکیل پاکستان کے مقاصد سے انحراف تھا جس پر خاموش رہنا حسینیؑ اصولوں کے منافی تھا ہم نے بدترین مارشل لائی سختیاں برداشت کر کے موسوی جونیجو معاہدہ کی صورت میلاد النبیؐ اور عزاداری کے جلوسوں کو بحال کروایا اور اپنے آئینی حقوق تسلیم کروائے تمام قوتیں ذہن نشین رکھیں کہ پاکستان کو مضبوط و مستحکم بنانے کیلئے تمام صوبوں مسالک مکاتب قومیتوں کو ان کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا

کہ شریعت بل ہو یا نظام عدل کے نام پر جنگ و جدل ریگولیشنز، انتشار پھیلانے کی ہر کوشش کو ہم نے پرامن جدوجہد اور حق پر ثابت قدمی سے ناکام بنایا، 80 کی دہائی میں اگر ہماری تجاویز کے مطابق کسی بھی مسلمہ مکتبہ فکر کی تکفیر کو قابل تعزیر جرم قرار دینے، مذہبی و سیاسی جماعتوں کی بیرونی امداد پر پابندی، گولی و گالی کے پر چارکوں پر گرفت کر دی جاتی تو وطن عزیز کا چپہ چپہ مجروح نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ مشرف دور میں پہلی بار متشدد جماعتوں پر پابندی ٹی این ایف جے کے مطالبے کے عین مطابق تھا لیکن افسوس کالعدم جماعتوں کی تعداد میں تو اضافہ تو ہوتا رہا لیکن اس پابندی پر صحیح معنوں میں آج تک عمل نہیں ہو سکا نیشنل ایکشن پلان بھی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کی جانب سے سپریم کورٹ میں پیش کردہ موسوی امن فارمولہ کا عکس ہے لیکن اس پر عمل میں خیانت ہو رہی ہے پرامن لوگوں کو شیڈول فور میں ڈال کر خانہ پری کی جا رہی ہے اور کالعدم جماعتیں آزاد پھر رہی ہیں۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ مسلم فرمانرواؤں کو اسلام نہیں حکمرانی عزیز ہے اسی سبب استعماری قوتیں اکھنڈ بھارت اور گریٹر اسرائیل کے مکروہ منصوبوں پر مسلسل عمل پیرا ہیں امریکہ بھارت اسرائیل کا شیطانی ثلاثہ انسانیت کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے امن پسند قوتوں کو اس شیطانی گٹھ جوڑ کے عزائم ناکام بنانے کیلئے متفقہ حکمت عملی اختیار کرنا ہوگی، وطن عزیز میں ہونے والی متواتر دہشت گردی کا مقصد بھی پاکستان کو دباؤ میں رکھنا اور سی پیک منصوبے کو ناکام بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری تمام تر کامیابیوں کا سہرا غریب کارکنوں اور ماتمی عزاداروں کے سر ہے جن کے لباس میلے مگر دل صاف ہیں۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے باور کرایا کہ ہماری موجودگی میں کوئی طاقت شیعہ سنی کو لڑانے اور نبی و علیؑ کے پیروکاروں و ماتمی عزاداروں کو جھکانے میں کامیاب نہیں ہوسکتی پاکستان پنجتن پاک کا فیضان ہے قائم رہنے کیلئے بنا ہے اور ہمیشہ قائم رہے گا۔

اسوہ حضرت ام البنینؑ آج بھی زنانِ عالم کیلئے روشن ترین آئیڈیل ہے: سیدہ بنت الھدیٰ

اتباع رسولؐ مسائل سے نجات کی کنجی ہے، ذاکرات کا جامعہ المرتضیٰ میں مجلس سے خطاب، شبیہ تابوت کی برآمدگی، ہزاروں خواتین کی شرکت

اسلام آباد (ام البنین) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کے مطابق مادرِ حضرت ابوالفضل العباس علمدارِ لشکرِ حسینی کی شہادت کے موقع پر ایام مادر عباس علمدار کی مناسبت سے ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ، سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام مرکزی امامبارگاہ جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں مجلس عزا و برآمدگی تابوت حضرت ام البنینؑ کے موقع پر ہزاروں خواتین نے شرکت کی اور پرسہ داری میں حصہ لیا۔ اس موقع معروف سکالر و مصنفہ شہرہ آفاق تذکرہ مختار خطیبہ آل عباء سیدہ بنت الھدیٰ نے کہا کہ خواتین کربلا نے اسلام کو ملوکیت و آمریت کی ضرر رساں تاریکی سے بچایا خاندان نبوت کے ساتھ مادر عباس علمدار حضرت ام البنین کی وفا شعاری پر تاریخ نازاں رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ مادرِ عباس علمدارؑ حضرت ام البنینؑ کا دلیرانہ اور جراتمندانہ اسوہ آج بھی زنانِ عالم کیلئے روشن ترین آئیڈیل ہے۔ انہوں نے کہا کہ زوجہ حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہ کا بڑا مقام تھا لیکن آپ کے فرزند حضرت اسمعیلؑ کچھ دیر پیاسے رہے تو ہاجرہ تڑپ اٹھیں اور تلاشِ آب میں دوڑنے لگیں لیکن واہ رے ام البنینؑ آپؑ کے چار شیر بیٹے میدانِ کربلا میں بھوکے پیاسے درجہ شہادت پر فائز ہو کر صبر و برداشت کی اعلیٰ مثال قائم کر گئے جس کی تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ انہوں نے واضح کیا کہ حضرت ہاجرہ حضرت اسمعیلؑ کی قربانی کے حالات سن کر شدید صدمے سے دوچار ہوئیں اور چند دنوں بعد رحلت فرما گئیں لیکن حضرت ام البنینؑ اپنے بیٹوں کی خبر شہادت سن کر بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہوگئیں۔ آپؑ کے صبر و استقامت کیلئے اتنا کافی ہے کہ جب چار فرزندان کی شہادت کی خبر آپؑ کو دی گئی تو کہا کہ پہلے مجھے حسینؑ کے بارے میں بتاؤ۔ منادی نے اعلان کیا کہ بی بی آپ کے فرزند عباسؑ، عبداللہ، جعفر اور عثمان بھی کربلا میں شہید کر دیئے گئے تو آپؑ نے فرمایا کہ میرے چاروں بیٹے فدیہ حسینؑ ہوگئے۔ انہوں نے کہا کہ نواسہ رسولؐ سے حضرت ام البنینؑ کی یہ محبت نیک نیتی، خلوص، ایمان، زہد و تقویٰ اور عقیدت کی اعلیٰ مثال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہے کہ فرمودات مصطفویؐ کو بھلا دینے کے سبب امت مسلمہ مسائل کے بھنور میں گرفتار ہے، اتباع رسولؐ مسلمانان عالم کو درپیش تمام مسائل سے نجات کی کنجی ہے۔ مجلس سے ذاکرہ طاہرہ بلقیس بخاری، سیدہ بنت موسیٰ موسوی، خیزران موسوی، ذاکرہ شہر بانو نقوی نے بھی خطاب کیا۔ بعد از مجلس تابوت حضرت ام البنینؑ برآمد ہوا اور ماتمداری کی گی۔

فضائل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کی روشنی میں

مؤلف: عزادار حسین نقوی

فرمان خداوندی ہے۔

"(حضرت ابراہیم نے دعا کی) اے ہمارے پالنے والے (مکہ والوں میں) انہی میں سے ایک رسول کو بھیج جوان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ نفس کرے بیشک تو ہی غالب اور صاحب حکمت ہے۔"

(سورہ بقرہ آیت 129 پارہ 1)

"اور جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک عمل کئے اور جو کتاب (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ان کے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور وہ برحق ہے اس پر ایمان لائے تو خدا نے ان کے گناہ ان سے دور کردیئے اور ان کی حالت سنوار دی۔"

(سورہ محمد: آیت 2 پارہ 26)

"اور (یاد کرو) جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا اے بنی اسرئیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں اور جو کتاب توریت میرے سامنے موجود ہے اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جن کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا) (اور) میرے بعد آئیں گے ان کی خوشخبری سناتا ہوں تو جب وہ (پیغمبر احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے پاس واضح واضح وروشن معجزے لے کر آئے تو (وہ) کہنے لگے یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔"

(سورہ صف آیت 6 پارہ 28)

اللہ کے نام سے شروع جو رحمن ورحیم ہے

"اے (میرے) چادر لپیٹنے والے (رسول) رات کو (نماز کے واسطے) کھڑے ہو مگر (پوری رات نہیں) تھوڑی رات، آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کردو یا اس سے کچھ بڑھا دو اور قرآن کو باقاعدہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو، ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری حکم نازل کریں گے۔"

(سورہ مزمل آیت 1 تا 5 پارہ 29)

اللہ کے نام سے شروع جو رحمن ورحیم ہے

"اے (میرے) کپڑا اوڑھنے والے (رسول) اٹھو اور لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ اور اپنے پروردگار کی بڑائی بیان کرو۔" (سورہ مدثر آیت 1 تا 3 پارہ 29)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا رحمن ورحیم ہے

"(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا ہم نے آپ کا سینہ (علم سے) کشادہ نہیں کیا (ضرور کیا) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سے وہ بوجھ اتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی اور (آپ کی خاطر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر بھی بلند کردیا تو (ہاں) مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (اور) بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے تو اب جب کہ آپ (تبلیغ کے اکثر کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں تو (اپنا جانشین) مقرر کردو اور بارگاہ احدیت میں (حاضر ہونے کی طرف) راغب ہو جاؤ۔ (سورہ الم نشرح پارہ 30)

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا رحمن ورحیم ہے

"(اے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے آپ کو کوثر (خیر کثیر) عطا کیا تو تم اپنے پروردگار کی نماز پڑھا کرو اور قربانی دیا کرو، بیشک تمہارا دشمن بے اولاد رہے گا۔" (سورہ الکوثر: پارہ 30)

جب رخسارہ کائنات کو غازہ حسن ازل ملا عرش کا مکیں فرش پر آیا۔ تو حضرت عبدالمطلب آپؐ کو برکت کے لیے اسی وقت خانہ کعبہ میں لے گئے۔ وہاں حضور قلب سے باچشم پرنم پوتے کی صحت وعافیت کی دعائیں کیں۔ دھوم دھام سے عقیقہ کیا۔ معززین کی ضیافتیں کیں۔ جب نام کے متعلق پوچھا تو بیساختہ زبان سے نکلا۔ میں اپنے لخت جگر کا نام محمد رکھوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خاندان والوں نے کہا یہ انوکھا نام آپ نے قبیلے کے نام سے جدا کیوں رکھا ہے آپ نے اس کے جواب میں جو الفاظ کہے وہ دریائے حقیقت کے بیش بہا موتی بن کر ابدالاباد تک چمکنے رہیں گے۔

فرمایا کہ یہ نام اس لیے رکھتا ہوں تا کہ میرا بیٹا بڑا ہو کر دنیا بھر کی تعریف وتوصیف کا مستحق ہو۔اے خوش نصیب بزرگ عبدالمطلب یہ آپ نے نہیں کہا بلکہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خالق نے کہلوایا۔ بڑے ہو کر کیا روز ازل سے اس تیرے نونہال کی تعریف وتوصیف کر رہا ہے۔

خدا نے توریت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصف بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ اس میں ارشاد ہوا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بندے اور میرے رسول ہیں امت پر شفیق ہیں، تمام اخلاق کریمہ میں ان کا ضمیر اور صدق کو ان کی طبیعت بناؤں گا۔عفو اور احسان کو ان کی عادت اور عدل کو انکی سیرت اور حق کو ان کی ملت اور ان کی امت کو بہترین امت بنا کر لوگوں کے لیے نکالوں گا۔

عطیہ خداوندی:

خداوند تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک عزت سے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں چشم حیا سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں گوش غیرت سے ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان ذکر سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں لب تسبیح سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ رضا سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ اخلاص سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب رحمت سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فواد کف دست کرم سے ،آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک سبزہ جنت سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب دہن شہد سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گوشت مشک سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استخوان کافور سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داندان شریف برکت سے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں پائے مبارک رضا سے اور دونوں بازو قوت سے بنائے، جب خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان صفات سے مکمل کر دیا تو اس امت کی طرف رسول بنا کر بھیجا، اور ارشاد فرمایا، یہ تمہارے پاس میرا ہدیہ ہے،اس کی قدر پہچانو اور اس کی تعظیم کرو، خدائے تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے پاس وحی بھیجی کہ زبور کی فاتحہ کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خدا کے رسول ہیں۔آسمان جن اشیاء پر سایہ فگن یہ ان سب سے بہتر ہیں۔ روشن چہرہ سپید دست و پا والے لوگوں کے رہبر ہیں۔ پرہیز گاروں کے پیشوا، عابدوں کے نور، شہروں کے فصل بہار معدن خیر ہیں۔ امت مرحومہ کی طرف مبعوث ہونے والے ہیں۔ بے وسیلہ لوگوں کے شفیع ہیں۔

اس کی محبت میں جتنی آہیں بھی نکل جائیں اور اس مدح وثناء میں جس قدر بھی زبانیں زمزمہ پیرا ہوں، انسانیت کا حاصل، روح کی سعادت، دل کی طہارت، زندگی کی پاکیزگی اور ربانیت والہیت کی بادشاہی ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اے ایمان والوں! تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت بھیجا کرو۔

ولادت جناب سیدہ علیہا السلام

قطعات

دین اسلام ہوا جن سے درخشاں آئیں
لحن داؤد سے پڑھتی ہوئی قرآں آئیں
ہر مسلمان پہ ہوئی جن کی مودّت واجب
لے کے بخشش کا ہمارے لیے ساماں آئیں

ہر ذرہ عالم ہوا ہمپایہ جنت
سرکار دوعالم کو ہوئی طرفہ مسرت
فردوس سے حوروں کی صدا آتی ہے تحسیں
انسیہ حور کا ہے یہ روز ولادت

وہ فاطمہؑ وہ دختر شاہنشہؐ لولاک
ہر نقش قدم جن کا ہے آئینہ ادراک
کاشانہ احمد میں ہوا جلوہ نماچاند
پڑھتے ہیں درود آج ملک برسرا فلاک

خاتون جنتؑ

از قلم
تحسین جعفری

شمع حریم قدس کی تنویر فاطمہؑ
شان نزول آیہ تطہیر فاطمہؑ
پیکر حیا کا نور کی تصویر فاطمہؑ
مصباح فی زُجاجَۂ کی تفسیر فاطمہؑ
ختم الرسلؐ نے بضعۃ منی جسے کہا
شاہد ہے جس کے صدق پہ قول نساءنا
وہ فاطمہؑ کہ عرش کی زینت ہے جس کا نام
جس پر درود بھیجتا ہے رب ذوالکرام
جس کا نگاہ شمس و قمر میں ہے احترام
وہ جس کے در پہ آتے تھے قدسی پئے سلام
جس کا عمل ہے معنی آیات بینات
تعظیم جس کی کرتے تھے خود فخر کائنات
وہ فاطمہؑ کہ مریمؑ و حوا کا افتخار
ہاں ہاں وہ شیر بیشہ میدان کارزار
زوجِ علیؑ ـــــ امیر عرب شیر کردگار
کفار کو تھی قہر خدا جس کی ذوالفقار
ضرب المثل جہان میں جس کا جہاد ہے
جس کی شجاعت اب بھی زمانے کو یاد ہے
وہ سیدہؑ کہ جس پہ سیادت کو ناز ہے
وہ عابدہ کہ جس پہ عبادت کو ناز ہے
وہ طاہرہ کہ جس پہ طہارت کو ناز ہے
جو دو عطا کوا ور سخاوت کو ناز ہے
جس کی نظر میں ہیچ تھا دنیا کا جاہ ومال
ایثار جس کا سارے زمانے میں بے مثال
گلزار مصطفٰی کا مہکتا ہوا وہ پھول
لاریب جس کا ذکر عبادت ہے وہ بتولؑ
وہ مادر حسینؑ و حسنؑ، دختر رسولؐ
جس کی ولا نہ ہو تو عبادت نہیں قبول
سیمائے کائنات کی افشاں کہیں جسے
حسن ازل کا جلوہ پنہاں کہیں جسے

معرفتِ المعصومین بالقرآن

مرتب و مؤلف: سید ابو محمد نقوی

سورۃ الرعد

ترجمہ: جولوگ ایمان لائے اوران کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہیں یاد رکھو کہ اللہ کے ذکر سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں جولوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیے خوش خبری طوبیٰ انجام بخیر انہی کے لئے ہے۔(۲۹،۲۸)

امام صادقؑ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے دل مطمئن ہوتے ہیں اور یہی ذکر اللہ حجاب اللہ ہیں اور تفسیر قمی میں ہے کہ ذکر اللہ علی اور ائمہ ہیں ۔ یہ بھی ذکر اللہ محمد وآل محمد ہیں طوبیٰ کا لفظی معنی خوشی اور خوشحالی کے ہیں اور امام صادقؑ نے فرمایا کہ طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے جس کی جڑ رسول اللہؐ کے گھر میں ہے اور کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ اس کی ایک شاخ اس کے مکان میں نہ پہنچی ہو اور جس چیز کو اس مومن کا دل چاہے گا وہی چیز وہ درخت دے گا۔

امام موسی کاظمؑ کے فرمان کے مطابق رسول اللہؐ نے ایک دفعہ طوبیٰ کی جڑ اپنے گھر میں بتائی اور ایک دفعہ حضرت علی کے گھر میں کسی نے پوچھا تو فرمایا جنت میں میرا اور علیؑ کا گھر ایک ہی ہے۔

ایک روایت کا خلاصہ ہے کے رسول اللہ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا کہ اے فاطمہؑ میرے رب نے وحی کے ذریعے میرے بھائی اور چچا کے بیٹے کے بارے میں بشارت دی ہے کہ اس نے اس کی ترویج فاطمہ سے کی ہے اور رضوان جنت کو حکم دیا کہ جتنے اہل بیت کے محب ہیں اتنی تعداد میں طوبیٰ درخت سے نورانی رقعے بنا دو بروز قیامت محبان اہل بیت کو وہ رقعے دیے جائیں گے جو کہ سند ہے آتش جہنم سے بچنے کی۔ اور یہ بھی منقول کہ اللہ نے طوبیٰ کو حکم دیا کہ نثار کر اور طوبیٰ نے زیور و زینت کی چیزیں نچھاور کی۔ اور اللہ نے حوروں اور ملائکہ سے فرمایا کہ ان کو جمع کر لو اپنے لیے۔

یعنی علی اور فاطمہ کے نکاح کے صدقے میں حور و ملائکہ زر و جواہرات لوٹیں اور حضرت آدمؑ سے قیامت تک زمانہ میں ہونے والے محبان اہل بیت کو شفاعت کی سندیں ملیں۔ محمد وآل محمد نے خوشی ہو یا مصائب ہر وقت اپنے محبوں کو یاد رکھا اور انکی شفاعت کی فکر رہی اور یہی ان کے رب کی بھی مرضی ہے۔

ترجمہ: اور جن لوگوں نے کفر کیا کہتے ہیں کہ (تم اللہ کے) بھیجے ہوئے نہیں ہو۔ کہہ دو کہ میرے اور تمہارے درمیان گواہی دینے کو اللہ کافی ہے اور وہ جن کے پاس کتاب کا علم ہے (الرعد 43)

امام باقرؑ نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ نے صرف ہم کو مراد لیا ہے اور علیؑ ہم میں سے افضل اور اوّل ہیں اور بعد رسولؐ سب سے بہتر ہیں۔

امام علیؑ سے کسی نے دریافت کیا کہ آپؑ کی سب سے بڑی بڑھی ہوئی تعریف کیا ہے تو آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا یہ اللہ کی مراد ومن عندہ علم الکتب سے ہم ہی ہیں۔

رسول اللہؐ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ یہ میرا بھائی علی ابن ابی طالب ہے یعنی اگر تمام دنیا رسالت کا انکار کر دے تو اللہ بے نیاز ہے اس کے نزدیک خود اس کی گواہی علی کی گواہی کافی ہے۔ آل محمد کی رسالت کے بارے میں شہادت اللہ کے نزدیک اتنی عظیم ہے تو ان کی ولایت کی شہادت کا درجہ کیا ہوگا۔ امام علیؑ کی معرفت کما حقہ صرف اللہ کو ہے یا اس کے رسولؐ کو محمد وآل محمدؐ کے پاس پوری کتاب کا علم ہے جس میں ہر خشک وتر ہے۔ یعنی اللہ نے تمام علم ان کو عطا کر دیا ہے تو یہ بحث کہ علم غیب رکھتے تھے یا نہیں عبث اور لایعنی ہے۔

جاگیر فدک

تحریر و تحقیق:
وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی

فدک کیا چیز ہے؟

معتبر کتب، معجم البلدان ص ۱۴ / ۲۳۸ / ۸ مولف یاقوت حموی

تاریخ خمیس ص ۸۸ / ۲ وجا

وفاء الوفا ص ۴ / ۱۲۸۰ مولف نور الدین السمہودی کے مطابق ''فدک ایک شہر کا نام تھا جو مدینے سے دو یا تین دن کی مسافت پر واقع تھا۔ اس میں چشمے اور بہت سے کھجوروں کے باغ تھے۔

فدک کی وجہ تسمیہ:

معتبر کتب: معجم البلدان ص ۲۴۰، ۱۴۔ وفا الوفا ص ۱۲۸۱، ۴ کے مطابق ''اس شہر کا نام فدک اس لیے تھا کہ حام کا بیٹا فدک اس جگہ پہلے اُترا اور اس کو آباد کیا۔

فدک کی شرعی حیثیت

جو مال نبی کریمؐ کے دستِ تصرف میں آتا تھا اُس کے کئی نام ہیں۔ مثلاً زکوٰۃ، غنیمت، فیٔ

غنیمت فیٔ میں فرق؟

کتب تفسیر کبیر ص ۱۲۵ جلد ۸، فتوحاتِ الہیہ ص ۳۱۳ / ۴ اور تفسیر مراغی کے مطابق ''مالِ غنیمت وہ ہے جس کے حاصل کرنے میں اہلِ اسلام نے اپنے آپ کو تھکایا ہو اور مالِ فیٔ وہ ہے جس کے حاصل کرنے میں مسلمانوں نے اونٹ گھوڑے نہ دوڑائے ہوں۔

فدک مالِ فیٔ تھا۔ قرآنی فیصلہ

سوہ حشر پارہ ۲۸ کے مطابق ''بقدر الحاجت: جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنے روسولؐ کو دوسری بستیوں کے کافروں سے دلوائے سو وہ اللہ کا حق ہے اور رسولؐ کا فدک کا مالِ فیٔ ہونا تفاسیر کی روشنی میں:

سورۃ حشر کی تفسیر کبیر، تفسیر مظہری، تفسیر فتوحاتِ الہیہ، تفسیرِ روح المعانی، تفسیر، مراغی، تفسیر دُرِ منثور، تفسیر جواہر طنطاری۔ ان سات تفاسیر کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ فدک مالِ فیٔ تھا اور یہ فدک رسولؐ اللہ نے اپنی بیٹی فاطمہ زہرا کو عطا کر دیا تھا۔

علاقہ فدک نبی کریم کے دستِ تصرف میں کیسے آیا؟

معتبر کتب فتوح البلدان ص ۴۲ طبع مصر معجم البلدان ص ۱۳۹ / ۱۴ طبع بیروت

تاریخ طبری ص ۱۵۸۳ / ۳ تاریخ کامل ص ۱۰۸ / ۲

شرح ابن ابی الحدید ص ۱۰۸ / ۴

تاریخ خمیس ص ۵۸ / ۲ کے مطابق نبی کریم جب خیبر سے واپس آئے تو محیصہ بن مسعود انصاری کو دعوتِ اسلام کی خاطر اہلِ فدک کے پاس بھیجا۔ اہلِ فدک کا سردار اس وقت یُوشع بن نون یہودی تھا۔ اسلام قبول کرنے سے اہل فدک نے انکار کیا اور علاقہ فدک کی آدھی زمین دینے کی پیش کش کی۔ نبی کریمؐ نے آدھی زمین لے کر اُن کو وہیں رہنے دیا۔ آدھا فدک رسول اللہ کی ملکیت تھا۔ کیونکہ اس کے حاصل کرنے کے لیے مسلمانوں نے اونٹ گھوڑے نہیں دوڑائے تھے۔

فدک فاطمہ زہراؑ کی ملکیت میں کیسے آیا؟

ارشادِ قدرت ہے۔ سورۃ بنی اسرائیل پ ۱۵ رکوع ۳ آیت ۲۶ ترجمہ ''اور دے قرابت والے کو حق اس اس کا اور مسکین اور مسافر کو اور مت بے جا خرچ کر'' مترجم شاہ رفیع الدین مطبوعہ دہلی ۱۹۶۷ ہر شے کا مالک اللہ ہے اور خدا تعالیٰ نے انسان کے مالک ہونے کے کچھ اسباب مقرر فرمائے ہیں۔ مثلاً جو زمین بغیر جنگ کے رسولؐ اللہ کو ملے وہ مالِ فیٔ ہے اور آپؐ اس کے مالک ہیں مالک کو یہ حق ہے کہ اپنا مال بغیر عوض کے کسی

دوسرے کی ملکیت میں دے دے خواہ ہبہ یا کسی اور طریقے سے نبی کریم کو یہ حق تھا کہ فدک فاطمہ زہراؑ کی ملکیت میں دے دیں مگر آپؐ خاموش رہے تو اللہ کی طرف سے یہ آیت اُتری۔

نبی کریمؐ کا فاطمہ زہراؑ کو بحکم خدا جاگیرِ فدک عطا کرنا

معتبر کتب روضۃ الصفاص ۲۰۳ معارج النبوۃ رکن چہارم باب دہم ص ۲۲۸ حبیب السیر جلد ا میں منقول ہے۔ کہ ''جبرائیل نے رسولؐ کی خدمت میں عرض کی کہ حکم خدا ہے کہ آپ ذوی القربیٰ کا حق ان کو دیں۔ جناب نے فرمایا ذوی القربی سے مُراد کون ہیں اور حق سے مراد کیا ہے جبرائیل نے عرض کی ذوی القربیٰ سے مراد فاطمہ زہراؑ ہیں اور حق سے مراد جاگیرِ فدک ہے نبی کریم نے فاطمہ زہراؑ کو بلایا اور فدک دے کر ایک تحریر لکھ دی۔

نبی کریمؐ نے جو تحریر بابتِ فدک فاطمہ زہراؑ کو دی تھی اس کا مضمون۔

معتبر کتاب فتاوی عزیزی ص ۲۵ مطبوعہ کراچی کے مطابق تحریہ تھی۔

ترجمہ: محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدِ مناف نے اس شہرِ فدک کی زمین کو جس کی حدود معلوم ہیں اپنی بیٹی فاطمہ زہراؑ پر وقف کیا اور اُن کے بعد اُن کی اولاد پر وقف کیا جو اس کے سننے کے بعد اس میں تبدیلی کرے گا (یعنی چھین کہ اس پر غاصبانہ قبضہ کرے گا) تو اس غضب کا گناہ اسی پر ہے اللہ تعالیٰ سمیع ہے اور علیم ہے۔

وَماعلینا الا البلاغ

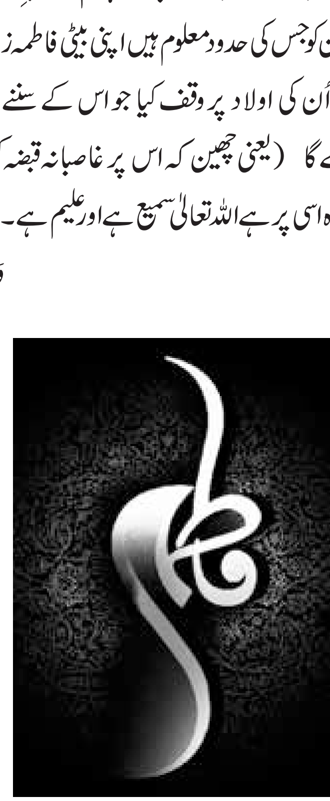

فاطمہؑ نے کیا

نتیجہ فکر: طاہر ناصر علی

خود اپنی دے کے وراثت جنابِ زینبؑ کو
امیر شام کو ناچار فاطمہؑ نے کیا

حق اپنا مانگنے دربار میں گئی جسدم
غرور کفر کو مسمار فاطمہؑ نے کیا

علیؑ کے نام سے ہلتا ہے وقت کا خیبر
ولا کے جذبوں کو تلوار فاطمہؑ نے کیا

ملوکیت کی جڑیں اس نے کھوکھلی کر دیں
خطاب یوں سرِ دربار فاطمہؑ نے کیا

حسینیت کو دیا ولولہ بلندی کا
یزیدیت کو نگوں سار فاطمہؑ نے کیا

حسنؑ حسینؑ سے بچوں کو پال کر طاہر
دفاعِ حیدرِ کرارؑ فاطمہؑ نے کیا

جوش ملیح آبادی اور مدحت علیؑ

تحقیق وتحریر:
علامہ سید ضمیر اختر نقوی

جوش ملیح آبادی کے پردادا فقیر محمد خان گویا بھی حضرت علیؑ سے محبت رکھتے تھے جوش کے اہل خاندان حضرت علیؑ سے خصوصی محبت اور یہ عقیدہ بھی رکھتے تھے کہ حضرت علیؑ حضرت رسولِ اکرمؐ کے بعد سب سے افضل وبرتر ہیں گویا کہ اشعار ان کے عقیدے کی ترجمانی کرتے ہیں۔

بہشت سے ہو سوا مرتبہ نیستاں کا
لکھے جو مدح امیرؑ فلک جناب قلم

ہوئی اشارہ حیدؑ سے رجعت خورشید
کیا نبیؐ نے اگر قرص ماہتا ب قلم

جہاں میں شاہؑ ولایت کے دوست ہیں جتنے
بہ جز ثواب نہ ان کے لکھے عذاب قلم

علیؑ کا صفحہ عالم میں جو کہ دشمن ہو
تو اس کے سر کو کرے تیغ بوترابؑ قلم

فقیر محمد خاں گویا کے بعد یہ سلسلہ خوش عقیدگی آئندہ نسلوں کی طرف بھی بڑھا چنانچہ جوش ملیح آبادی کے دادا محمد احمد خان کے دیوان "مخزن آلام" میں حضرت علیؑ کی مدح میں یہ اشعار موجود ہیں:۔

عدم سے جانب ہستی جو بوترابؑ آیا
ہوا یہ شور جہاں میں کہ آفتاب آیا

علیؑ مرتضیٰ شیر خدا کی مدح لکھتا ہوں
نیستاں نام رکھاجائے گا میرے قلمداں کا

محمد احمد خاں کے بعد ان کے بیٹے بشیر احمد خاں جو جوش ملیح آبادی کے والد تھے وہ بھی حضرت علیؑ کو تینوں خلفا پر بمراحل ترجیح دیتے تھے۔" (یادوں کی برات) اور جوش ملیح آبادی کی والد کے عقائد مذہبی کا بقول جوش ملیح آبادی یہ حال تھا:۔

"میری ماں ہر چند اصحاب ثلاثہ کو مانتی رہیں لیکن حضرت علیؑ کو سب پر بمراحل ترجیح دینے اور محرم میں عزاداری کرنے لگیں" (یادوں کی برات)

اس ماحول کے پروردہ جوش کو خواب میں جناب رسول مقبولؐ اور حضرت علیؑ کی زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا، جس نے ان کے جذبہ ولائے علیؑ میں اور زیادہ تڑپ پیدا کردی خواب کا آخری حصہ یہ ہے جو جوش کے عقائد کی پختگی کا مزید سبب بنا۔

"میری آہٹ سن کر رسولؐ اللہ نے حضرت علیؑ سے کچھ ارشاد فرمایا (جسے میں سن نہ سکا) رسالت مآبؐ کا ارشاد سن کی وہ میری طرف اس طرح چلے جیسے کوئی مژدہ سنانے والا چلتا ہے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے وہ میرے پاس تشریف لائے اور میرے سر پر ہاتھ پھیر کر ارشاد فرمایا" جو ہم سے محبت کرتا ہے نہ تو اس کی دنیا ہی خراب ہوتی ہے نہ عقبیٰ، جاؤ! بلندیاں تمہارا انتظار کرہی ہیں، خواب دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی، آنکھوں سی آنسوؤں کے چشمے پھوٹ نکلے اوردل بلیوں اچھلنے لگا۔" (یادوں کر برات)

مختصر یہ کہ جوش کے مذہبی عقائد اس فضا میں پروان چڑھے تھے۔ لکھنؤ کی ادبی ومذہبی مجلسوں نے ان کے عقائد کو مزید مستحکم کردیا تھا۔ جوش ملیح آبادی حضرت تراب علی شاہ کے مزار پر جاکر حضرت علیؑ کی منقبت بھی سنتے تھے اور جب یہ منقبت سنتے:۔

اے بادشاہ اولیاء مستاں، سلامت می کنند

"غدیر خم" کے میدان میں حجۃ الوداع کے موقع پر یہ منظر یاد آجاتا تھا کہ:۔

رسالت مآبؐ حضرت علیؑ کی مولائی (سرداری) کا

اعلان فرمارہے ہیں۔"(یادوں کی برات)

"غدیر خم" میں حضرت علیؑ کی خلافت و امامت کے اعلان کو اللہ نے "خیر العمل" فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جوش نے ایک پوری نظم لکھی ہے:۔

ہاں بحر و بر کی جان ہے
جن و بشر کی جان ہے
شمس و قمر کی جان ہے
عمر خضر کی جان ہے
یہ ایک ساعت ایک پل
حیّ علیٰ خیر العمل
حیّ علیٰ خیر العمل

جوش ملیح آبادی نے چار نظمیں حضرت علیؑ کی مدح میں تصنیف کی ہیں ، پانچویں طویل نظم مسدس ہے جسے آخر کے چند اشعار کے سبب رثائی ادب میں بھی شامل کیا گیا ہے لیکن یہ نظم "طلوع فکر" حضرت علیؑ کے چودہ سو سالہ جشن ولادت کے موقع پر ۱۳ رجب ۱۹۵۷ء میں کراچی کے عظیم الشان اجتماع میں پیش کی گئی تھی۔اس محفل کے صدر اسکندر مرزا صدر پاکستان تھے۔شرکاءِ محفل میں علامہ رشید ترابی مرحوم ،راجہ صاحب محمود آباد، اے ٹی نقوی آقا پویا وغیرہ بھی موجود تھے۔"طلوع فکر" کے پس منظر میں "نہج البلاغہ" اور فلسفہ توحید کا عمیق مطالعہ جوش کی عالمانہ شان کو ظاہر کرتا ہے۔قرآن پاک کے بعد فلسفہ توحید کو کوئی سمجھا سکا تو وہ حضرت علیؑ کی ذات گرامی تھی۔ جوش ملیح آبادی نے اس حقیقت کو واضح کیا ہے:۔

ہاں دن کو تو کریگا سیہ رات سے جدا
وزنی حقیقتوں کو روایات سے جدا
اللہ کو تمام قیاسات سے جدا
اسماء و وصف وسمت و اشارات سے جدا
داغوں سے تو احد کے ورق کو بچائے گا
شخص تعینات سے حق کو بچائے گا
پرکھے گا تیرا علم ہی اس کائنات کو
جانچے گی تیری عقل ہی خون حیات کو
وہ تو ہے جو کھرچ کے نقوش صفات کو
دیکھے گا اک حکیم کے مانند ذات کو
بے حد کو حبس خانہ حد سے چھڑائے گا!
تو کبریا کو دام عدو سے چھڑائے گا!

جوش ملیح آبادی نے متعدد القابات کے ساتھ حضرت علیؑ کو یاد کیا ہے، چند مندرجہ زیل ہیں۔

اشجع عالم،قوت پیغمبرؐ،خرد کا علم،آیہ مبین،کنز علوم،معنیٰ کن، بادشاہ حق،تاجدار معارف مصدر یقین ،آسمان رشد، دلیل وجود خدا۔

"یادوں کی برات" سے نثری شہ پارہ ملاحظہ کیجئے۔

حضرت علیؑ کی مدح میں ایک نثری شہ پارہ "یادوں کی برات" سے اقتباس

ہزاروں ماہ و سال کے مسلسل تجربوں کے بعد، یہ کلیہ قائم کیا گیا ہے کہ علم اور شجاعت ، یہ دو ایسے اضداد ہیں ، جو کبھی ایک ذات میں جمع نہیں ہو سکتے ،جس بات میں تلوار ہوتی ہے، وہ قلم کو اپنی انگلیوں میں نہیں لا سکتا،اور جس بات میں قلم ہوتا ہے ، وہ تلوار نہیں اٹھا سکتا۔لیکن انسانی تاریخ میں علیؑ کا ہاتھ، وتنہا جامع اضدار ہاتھ تھا، جو تلوار اور قلم ،دونوں کو، مساوی روانی کے ساتھ، چلا سکتا تھا۔

وہ ادیب، شاعر اور مفکر تھے، اور اسی کے دوش بدوش ،عدیم النظیر سپاہی بھی وہ صفحہ قرطاس پر مجسم کلک گوہر بار اور میدان کارزار میں سراپا شمشیر آب دار تھے۔

وہ اس کی پروانہیں کرتے تھے کہ موت ان پر گرے ، یا وہ موت پر ان دونوں کو وہ مساوی طور پر محبوب سمجھتے تھے۔اس لئے کہ ان کی نگاہوں نے موت کی پیشانی پر حیات ابدی کا جھومر دیکھ لیا تھا۔اس کے علاوہ ان کو ایک ایسی جواں بختی و برکت بھی حاصل تھی ،جس سے اس دور کا کوئی

انسان بہرہ ور نہیں ہوا تھا جس نے ان کو اپنے تمام معاصرین پر فوقیت بخش دی تھی جو آفتاب کو ذرات پر حاصل ہے اور وہ فوقیت یہ تھی کہ انھوں نے جو چہرہ سب سے پہلے دیکھنے کی طرح دیکھا وہ محمدؐ کا چہرہ تھا، اور انہوں نے جو آواز، سب سے پہلے، سننے کی طرح سنی وہ محمدؐ کی آواز تھی۔

محمدؐ نے ان کو گودوں میں پالا، اپنی شخصیت کے سانچے میں ڈھالا، اپنے سائے میں پروان چڑھایا، اور وہ ان کے وجود میں اس طرح جذب ہو گئے کہ علیؑ کو اپنے انفاس سے، بوئے محمدؐ آنے لگی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ علیؑ، حق پر اس مضبوطی سے قائم ہو گئے کہ وہ حق کا جسم، حق کی جان، حق کا اعلان اور حق کی آواز بن گئے اور یہاں تک کہ حق کو علیؑ اور علیؑ کو حق سے پہچانا جاتا تھا، اور چونکہ بہرآن و بہر نفس حق پر قائم رہنا ایک بہت بڑا خطرناک مرحلہ ہے اس لئے ان کی زندگی کبھی پنپ نہیں سکی، دنیا والے ان کی شدید حق پرستی کو برداشت نہیں کر سکے۔

علیؑ کی حق پرستی کی تاب نہ لا کر، مسلمانوں کی ایک جماعت کثیر نے ان سے منہ پھیر لیا تھا۔

علیؑ کی زندگی، اس کرہ ارض کے تمام عظیم انسانوں کے مانند، محرومی و ناکامی کے سوا، انہیں کوئی اور چیز نہیں دے سکی لیکن جب انہیں قتل کر دیا گیا تو ان کی موت نے ان کی قبر پر وہ چراغ عظمت جلا دیا، جس سے ان کی زندگی کو محروم کر دیا گیا تھا۔

ان کے کامگار حریف، اپنے تمام کروفر کے ساتھ وقت کے سمندر میں ڈوب چکے ہیں لیکن ان کی زندگی کی تمام ناکامیوں کے باوجود، ان کا نام تاریخ انسانیت کی پیشانی پر آج تک دمک رہا ہے اور وہی لوگ جنھوں نے ان کی طرف سے منھ موڑ لئے تھے، ان کی موت کے بعد، جب کسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو "یا علیؑ" کے نعرے لگانے لگتے ہیں۔

اے علیؑ! شرافت انسانی، تیرے ان دو اخلاقی معجزوں کو، قیامت تک فراموش نہیں کر سکے گی کہ جب تیرے حریف نے، تیرے منھ پر تھوک دیا تھا، تو نے اس کی جاں بخش فرما دی تھی اور موت کے وقت جب تیرے سامنے شربت کا پیالہ پیش کیا گیا تھا، تو نے یہ کہا تھا کہ جب تک میرے قاتل کو شربت نہیں پلایا جائے گا، میں نہیں پیوں گا۔

اے علیؑ! اے میدان جنگ کے سورما رجز خواں، اے منبر امن کے شیریں سخن خطیب، اے ایوان عدل کے دیدہ ور قاضی، اے کشور سیف و قلم کے خدیو کج کلاہ، اے نان جویں کی بے پناہ طاقت کے مظہر، اے زندگی کے معتوب، اے موت کے محبوب۔۔۔۔۔ اے علت العلل کے باب میں "لاغفور" "لارحمن" اور "لاقھار" اور الاّ ہو" کی سی معنی خیز خیال انگیز بات کہہ کر خاموش ہو جانے والے مفکر سیف و قلم کا مجرا قبول کر۔

جوش کے "نعرہ مستانہ" سے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں

ساز ولا پہ کون غزلخواں ہے یا علیؑ
ہر زرہ کائنات کا رقصاں ہے یا علیؑ

اب بھی ترے حسینؑ کے گل رنگ خون سے
یہ خارزار دہر گلستان ہے یا علیؑ

تیرے جمال اکبرؑ و قاسمؑ سے یہ زمین
بازار مصر و گوشہ کنعاں ہے یا علیؑ

جو آندھیوں کی زد پہ جلی تھی لب فرات
اس وقت بھی یہ شمع فروزاں ہے یا علیؑ

جس پیاس نے بجھائی تھی ایمان کی تشنگی
وہ پیاس اب بھی چشمہ حیواں ہے یا علیؑ

شکر خدا کہ سرو گلستان فاطمہؑ
اس جادہ نفس پہ خراماں ہے یا علیؑ

سکینہ جنریشن کارنر

سورج اور چاند کی تعداد

ہیئت قدیم بارہویں صدی ہجری تک سورج اور چاند کے متعدد ہونے کے نظریے کے خلاف رہی اور انکا یہی نظریہ رہا کہ اس کائنات میں ایک سورج اور ایک چاند کے علاوہ اور کوئی دوسرا چاند اور سورج موجود نہیں لیکن متاخرین علماء نے علم ہیئت میں تحقیق و جستجو کے بعد اس حقیقت کو جان لیا کہ کائنات میں بہت سے چاند اور سورج محو حرکت ہیں۔

(اسلام اور ہیئت ص ۳۴۴)

دین مقدس اسلام نے کئی ہزار سال پہلے ان متاخرین علماء ہیئت پر سبقت حاصل کرتے ہوئے بہت سے مقامات پر بالصراحت یہ اعلان فرمایا کہ سورج اور چاند اس عالم میں متعدد ہیں ان روایات میں سے ایک روایت اور قول جس کو علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے بحارالانوار کی ساتویں اور 14 ویں جلد میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا یعنی تحقیق آپ کے اس سورج کی آنکھ کے پیچھے 40 اور سورج ہیں جن میں خدا کی بے شمار مخلوق ہے اور آپ کے اس چاند کی آنکھ کے پیچھے 40 اور چاند ہیں جن میں خدا کی بے شمار مخلوق زندگی بسر کرتی ہے۔

روایت کی تحقیق اس بات کو واضح کرتی ہے کہ ہمارے اس سورج اور زمین کے چاند کے علاوہ 40 سورج اور 40 چاند اور بھی ہیں علم ہیت کے سائنسدان اس نکتہ کی طرف پوری طرح متوجہ ہیں اور بعض سورجوں اور چاندوں کے وجود دریافت کر چکے ہیں۔ نظام شمسی میں زمین کے علاوہ سیاروں کے چاند دریافت ہوئے ہیں ان کی تعداد درج ذیل ہے۔

سیارہ عطارد اس میں چاند نہیں ہے۔

زمرد اس میں چاند نہیں ہے۔	زمین ایک چاند موجود ہے۔
مریخ دو چاند موجود ہیں۔	مشتری بارہ چاند موجود ہیں۔
زحل نو چاند موجود ہیں۔	یورینس پانچ چاند موجود ہیں

پلوٹو اس کی صورتحال ابھی تک مشکوک ہے۔

ان تمام سیاروں میں سب سے بڑا سیارہ مشتری ہے جس میں چاندوں کی تعداد نے سب کو مات کر دیا ہے اور سب سے دور چھوٹا سیارہ پلوٹو ہے۔

لواء زینب (ممبر سکینہ جنریشن کارنر اسلام آباد)

مواصلاتی مشین

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا مجھے قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں مجھ محمدؐ کی جان ہے انسانی ایجادات اس حد تک پہنچ جائیں گی کے جوتے اور چھڑی کے جوڑ انسان کو ہر اس بات سے مطلع کریں گے جو اس کی بیوی اپنے گھر میں انجام دے گی۔ (تفسیر طنطاوی ج۹)

اس طرح وہ دن آئے گا کہ لوگوں کو اپنے گھر اور دیگر مقامات کی حفاظت کے لیے چوکیدار یا محافظ کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی اور ان کو اس بات کا ذرا بھر خطرہ نہ ہوگا کہ ان کا خادم ذرا برابر بھی خیانت کرے بلکہ انسان اپنے کام میں پورے اطمینان سے مشغول ہوگا کہ مواصلاتی آلات سیکیورٹی کیمرے جو اس کے جوتے یا کمر بند میں نصب ہوں گے۔ وہ آواز دینے لگیں گے کہ تمہارے گھر میں کوئی گڑبڑ ہے۔ ہاں اٹلی کے مارکونی کے ریڈیو ایجاد کرنے سے پہلے ہی جناب رسالت مابؐ نے ریڈیو کی ایجاد کی خبر دے دی تھی۔ (دائرۃ المعارف اجتماعی ۱۵۹)

آپؐ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں رویبضہ باتیں کرے گا سلمان نے پوچھا رویبضہ کیا چیز ہے پیغمبر اسلامؐ نے ارشاد فرمایا وہ چیز ہے جو لوگوں کے معاملات کے بارے میں بات کرے گا۔ جبکہ وہ گفتگو خود اس سے نہ ہوگی اس حدیث کا ریڈیو کی طرف ہی اشارہ تھا کیونکہ ظاہری طور پر آواز تو ریڈیو کے ڈبے سے ہی نکلتی ہے لیکن درحقیقت وہ گفتگو اس کی اپنی نہیں ہوتی بلکہ گفتگو اس شخص کی ہوتی ہے جو ریڈیو اسٹیشن سے بول رہا ہوتا ہے۔

دعا بتول (ممبر سکینہ جنریشن پشاور)

تانبے کے چشمے

حضرت سلیمانؑ چونکہ عالیشان عمارات، پرشوکت و پر ہیبت قلعوں کی تعمیر کے بہت شائق تھے اور ایسی تعمیرات کے استحکام میں بہت دلچسپی رکھتے تھے اس لیے ضرورت تھی کہ گارے اور چونے کی بجائے پگھلی ہوئی دھات گارے کی طرح استعمال کی جائے لیکن اس قدر کثیر مقدار میں یہ کیسے میسر آئے؟ یہ سوال تھا جس کا حل حضرت سلیمانؑ چاہتے تھے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کی اس مشکل کو اس طرح حل کر دیا کہ اُن کو پگھلے ہوئے تانبے کے چشمے مرحمت فرمائے۔

شبراز ینب (ممبر سکینہ جنریشن دینہ)

بابرکت رقم

حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو رسولؐ خدا نے فرمایا۔ایک قمیض خرید کر لاؤ۔علیؑ بازار گئے اور بارہ درہم کی ایک قمیض خرید کر لائے حضورؐ نے دریافت فرمایا۔کتنے کا خریدا ہے یارسول اللہ بارہ درہم کا حضورؐ نے فرمایا یہ میں پسند نہیں کرتا۔اس سے ارزاں قیمت کا خرید کر لاؤ۔آیا فروخت کرنے والا راضی ہے کہ اس کو واپس کرے۔علیؑ یارسول اللہ معلوم نہیں ایسا کرے یا نہ کرے فرمایا جاؤ دیکھو اگر راضی ہو جائے اور واپس لے لے۔علیؑ قمیض لے کر بازار میں آئے اور دکاندار سے کہا کہ رسول خدا اس سے کم قمیض چاہتے ہیں۔آیا حاضر ہے یہ قمیض واپس کر لے اور درہم واپس کر دے فروخت کرنے والے نے قبول کیا اور درہم واپس کر دیئے علیؑ درہم لے کر رسولؐ خدا کی خدمت آئے اس وقت رسول اکرم اور علیؑ دونوں بازار کی طرف چلے راستہ میں رسول خدا کی نظر ایک کنیز پر پڑھی جو گریہ کر رہی تھی رسولؐ خدا ان سب کے قریب آئے اور دریافت کیا کیوں گریہ کر رہی ہو کنیز نے کہا اہل خانہ نے مجھے چار درہم دیکر کچھ خرید کے لئے بھیجا تھا وہ چار درہم گم ہو گئے ہیں اس لئے میں جرات نہیں کرتی کہ گھر جاؤں رسول اکرم نے چار درہم کنیز کو دیئے اور فرمایا جو چاہتی ہے خرید کر اور گھر جا حضور نے بازار سے ایک چار درہم کی قمیض خرید کر زیب تن فرمائی اور واپس ہوئے راستے میں ایک برہنہ شخص ملا حضرت نے قمیض اتار کر اس کو پہنا دیا اور پھر بازار تشریف لائے اور ایک قمیض چار درہم کا دوبارہ خرید کر زیب تن فرمایا اور گھر کی طرف چلے راستہ میں اس کنیز کو دیکھا کہ حیران سرگردان بیٹھی ہے فرمایا کیوں گھر نہیں جاتی کنیز یارسول اللہ بہت دیر ہو گئی ہے میں ڈرتی ہوں کہ مجھے سزا دیں گے کیوں دیر سے آئی حضرت نے فرمایا میں تیرے ساتھ چلتا ہوں مجھے گھر بتانا کہ تیری سفارش کروں اور وہ تجھ پر ناراض نہ ہوں حضرت کنیز کے ساتھ چل پڑے جونہی گھر کے نزدیک پہنچے کنیز نے کہا یارسولؐ اللہ یہ گھر ہے حضرتؐ نے دروازہ سے با آواز بلند فرمایا اسلام علیکم !اے اہل خانہ !جواب نہ ملا۔حضرت نے دوبارہ سلام کیا جواب نہ ملا سہ بارہ سلام کیا جواب آیا اسلام علیکم یارسول اللہ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ حضرت نے فرمایا پہلی دفعہ کیوں جواب نہیں دیا کیا میری آواز نہ سنی تھی کیوں نہیں یارسول اللہ ہم پہلی دفعہ ہی سمجھ گئے تھے کہ آپ کی آواز ہے پھر جواب کیوں نہیں دیا یارسول اللہ ہم کو بہت خوشی ہوئی ہم نے چاہا بار بار آپ کا سلام سُنیں کہ آپ کا سلام ہمارے گھر کے لیے باعث رحمت سلامتی ہے حضورؐ نے فرمایا یہ تمہاری کنیز دیر سے آئی ہے میں سفارش کرنے آیا ہوں کہ اس سے مواخذہ نہ کرنا۔اہل خانہ نے کہا یارسول اللہ ہم نے کنیز کو آپ کی خاطر ابھی ابھی آزاد کر دیا حضرت نے فرمایا خدا کا شکر ہے یہ بارہ درہم کتنے بابرکت ہوئے دو برہنہ کو لباس پہنایا اور ایک کنیز (بردہ) کو آزاد کیا۔

تانیئر زہرا (ممبر سکینہ جنریشن ٹیکسلا)

گرانی غلہ

گندم اور روٹی کی قیمت مدینہ میں روز بروز بڑھتی جارہی تھی لوگ پریشان اور دہشت میں مبتلا ہو رہے تھے جس نے سال کا غلہ جمع نہ کیا تھا۔تلاش میں تھا کہ حاصل کرے اور جنہوں نے حاصل کر لیا تھا وہ محفوظ کر رہے تھے مدینہ میں ایسے تنگدست لوگ بھی تھے جو مجبور تھے کہ روزانہ غلہ خریدیں امام جعفر صادقؑ نے اپنے وکیل (معتب) سے دریافت کیا۔کیا گندم گھر میں ہے؟ یابن رسول اللہ اتنی ہے کہ چند ماہ کے لیے کافی ہے۔گندم کو بازار میں لے جاؤ اور لوگوں کے ہاتھ فروخت کر دو۔یابن رسول اللہ مدینہ میں گندم کمیاب ہے اگر ہم فروخت کر دیں تو پھر گندم خریدنا ہمارے لئے ممکن نہ ہوگا امام اسی وجہ سے میں نے کہا کہ گندم کو لوگوں کے اختیار میں دے دے یعنی فروخت کرے معتب نے حکم امام کی تعمیل کی اور گندم فروخت کر کے امامؑ کو اطلاع دی امامؑ نے فرمایا اس کے بعد ہمارے گھر کے نان ہر روز بازار سے خریدا کرو۔اور ہمارے گھر کے لیے نان لوگوں کے مطابق ہوں۔ہمارے گھر کے لیے نان آدھی گندم اور آدھے جوّ کے ہوں۔خدا کا شکر ہے کہ آخر سال تک ہم گندم کی روٹی مہیا کر سکتے ہیں لیکن ہم ایسا کام نہیں کریں گے تا کہ خدا کے حضور میں معیشت کے انداز کی رعایت کر سکیں۔یعنی جیسا عام لوگ کھائیں ویسا ہی ہم کھائیں۔

پیامِ زہرا (ممبر سکینہ جنریشن پشاور)

دستِ کبریا ہے علی علیہ السلام

حمادِ اہل بیت سید محسن نقوی شہید

جمالِ رُوئے نبیؐ ، حُسن کبریا ہے علیؑ
خدا نہیں ہے مگر مظہر خدا ہے علیؑ

کچھ اس لیے بھی تو حیدرؑ ہے شہرِعلم کا دَر
دِلوں کو علم کی خیرات بانٹتا ہے علیؑ

ادھر اُدھر کا سوالی نہ بن نہ عمر گنوا
مجھے علی کی قسم ، دستِ کبریا ہے علیؑ

یقین شک کے لبادے میں چھپ نہیں سکتا
کہ شافعی کے لیے ہو بہو خدا ہے علیؑ

صدا یہ آج بھی آتی ہے بابِ خیبر سے
خدا کے دِیں کا مُصیبت میں آسرا ہے علیؑ

حَرم میں بت شکنی کا مظاہرہ دیکھو!
کہ ابتدا ہےمحمد تو انتہا ہےعلیؑ

خبر تھی گرم کہ معراج کا سفر ہوگا
نبیؐ سے پہلے فلک پر پہنچ گیا ہے علیؑ

خدا کے دین، تری زندگی سلامت ہے
تری رگوں میں لہو بن کے گونجتا ہے علیؑ

ہزار سامری سانپوں میں گھر کے خوف نہ کھا
کلیم طُور کی جرأت ترا عَصا ہے علیؑ

علیؑ کے باب میں سوچیں تو جاں نکلتی ہے
شعورِ عقلِ بشر تجھ سے ماورا ہے علیؑ

علیؑ سے معرفت علم کی زکوۃ ، چلی
مقام ِ علم سے دُنیا میں آشنا ہے علیؑ

یہی صراطِ حقیقت ، یہی سراجِ اَزل
خدا کے شہر کا آسان راستہ ہے علیؑ

علیؑ کے پہلے پہر کی ہے التماس نبیؐ
نبیؐ کے پچھلے پہر کی حسین دُعا ہے علیؑ

بکھر کے بولتے قرآن کا سراپا ہے
سمٹ کے نقطہ تعظیمِ حرفِ باہے علیؑ

اِسی کے نام کا نعرہ ہے ارتعاشِ وجود
سُکوتِ گنبد احساس کی صدا ہے علیؑ

علیؑ علیؑ سے منور گلی گلی محسن
گلی گلی میں ہمیشہ مِری صدا ہے علیؑ

مصداق محمدؐ ہے فرمان خدیجہؑ کا

(در مدح ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا)

ازقلم ریحان اعظمی

مصداق محمدؐ ہے فرمان خدیجہؑ کا
من کنت کے جیسا ہے اعلان خدیجہ کا

ہے فہم و فراست میں ایمان میں اک جیسا
ایمان ابوطالبؑ ایمان خدیجہؑ کا

آغوشِ محمدؐ میں اس طرح سے زہراؑ تھیں
تھا رحلِ نبوت پر قرآن خدیجہؑ کا

طے روز ازل سے ہی رشتہ تھا محمدؐ سے
اللہ سمجھتا تھا ارمان خدیجہؑ کا

اب نسل محمدؐ کو چلنا ہے قیامت تک
ہے سورہ کرثر یا فیضان خدیجہؑ کا

ازواج محمدؐ میں یہ کس نے شرف پایا
تاجر تو محمدؐ تھے سامان خدیجہؑ کا

جو جھولا جھلاتا تھا بی بی کے نواسوں کا
مشہور فرشتہ ہے دربان خدیجہؑ کا

یہ فخر کی منزل ہے یہ ناز کا لمحہ ہے
میں خادم کم قیمت ریحان خدیجہؑ کا

فضیلتِ روضہ عباسؑ علمدار

تحقیق و تحریر
علامہ سید نجم الحسن کراروی

ابونصر بخاری مفضل ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفری صادقؑ عباسؑ کی جان نثاری اور مجاہدہ فی سبیل اللہ کی تائید کرتے فرماتے ہیں۔

جاھد مع ابی عبداللہ وابلی بلاءحسنا ومضیٰ شھیدا

میرے عم محترم حضرت عباسؑ نے حضرت امام حسینؑ کی حمایت میں نہایت بے جگری سے جہاد کیا اور وہ زبردست ابتلا کی منزل کو جھیل کر شہید ہو گئے۔

حضرت فاطمہؑ کی نظر میں شفاعت امت کے لئے حضرت عباسؑ کے لیے دونوں ہاتھ کافی ہیں: آقائے دربندی لکھتے ہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور اہل محشر سخت حیران و پریشان ہوں گے۔ اس وقت رسول مقبول حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ کے پاس بھیج کر دریافت کریں گے کہ آج کے دن کے لئے تم نے کون سی ایسی چیز مہیا کر رکھی ہے جو بخش امت کے کام آسکے۔ اس وقت جناب فاطمہؑ عرض کریں گی۔

کفانا کاجل ھذا المقام الیدان المقطوعتان من ابنی العباس

ابوالحسن آج کے دن کے لئے میرے پاس فرزند عباس کے دونوں کٹے ہوئے ہاتھ کافی ہیں۔

حضرت عباسؑ کی زیارت نہ کرنے سے حضرت فاطمہؑ کی ناراضگی: آقائے دربندی تحریر فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا یہ اصول تھا کہ حضرت امام حسینؑ کی روزانہ دن میں تین بار زیارت کرتا تھا اور حضرت عباسؑ کی بیس دن کے بعد ایک بار زیارت کرتا تھا۔ ایک شب میں وہ سو رہا تھا کہ حضرت فاطمہؑ کو خواب میں دیکھا۔ آپ تشریف فرما ہیں۔ اسنے آگے بڑھ کر نہایت ادب سے سلام کیا۔ فاعرضت عنہ انہوں نے منہ پھیر لیا۔ اس نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں لاتقصیر منی تعرضینی حضور کس وجہ سے ناراض ہیں اور میری طرف سے منہ پھیر لیتی ہیں۔ آپ نے فرمایا محض اس وجہ سے کہ تو میرے بیٹے کی زیارت نہیں کرتا۔ اس نے عرض کی حضور میں تو دن میں تین بار روزانہ زیارت کے لیے جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نزوراابنی الحسین ولا تزوری ابنی العباس تو میرے ایک بیٹے حسینؑ کی زیارت کرتا ہے اور دوسرے بیٹے عباسؑ کی زیارت نہیں کرتا، عباسؑ میرا بیٹا ہے میں عباس کی ماں ہوں۔

حضرت عباسؑ کی علمی حیثیت: مجلی ثانی علامہ شیخ عباس قمی، لکھتے ہیں کہ: جس طرح محمد بن حنفیہ حضرت علیؑ کی زندگی ہی میں علم وفضل کے مالک بن گئے تھے اسی طرف حضرت عباسؑ بھی اپنے پدر بزرگوار امیرالمومنین حضرت علیؑ کے سامنے ہی علم وفضل کے بلند درجے پر فائز ہو گئے تھے۔

حضرت عباسؑ کے روضے کے گنبد کی طلاکاری: حضرت عباسؑ اپنے روضے کے گنبد کی طلاکاری پر راضی نہ تھے۔ جب کہ سابقہ حالات دو واقعات سے ظاہر ہے پھر نہ جانے کیسے راضی ہو گئے تھوڑا زمانہ گذرا کہ وہ سونا جو آپ کے روضے میں جمع ہو گیا تھا۔ اسی سے گنبد کی طلاکاری عمل میں آئی۔ علامہ احسان تہرانی لکھتے ہیں کہ:

آپ کے روضے کے گنبد پر جو سونا چڑھایا گیا ہے اس کی مالیت ایک کروڑ سات لاکھ دینار ہے۔ مدت طلاکاری تین ماہ تھی۔ ۱۳۳۵ھ تک گنبد کاشی اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ پھر اسی سنہ میں اس پر سونا چڑھایا گیا تھا۔

آئمہ طاہرین اور حضرت عباسؑ کے روضے کے خدام کے درجات ارباب نظر کی نگاہ میں بہت بلندی رکھتے ہیں۔ خدام عموماً علماء اور اورز؟؟ سے ہوا کرتے ہیں۔ مقامات مقدسہ کے خدام قدیم الیام سے فرائض خدمت یکے بعد دیگرے ادا کرتے چلے آتے ہیں۔ حضرت عباسؑ کے روضہ مبارک کے خدام کے متعلق حضرت علامہ عبدالرزاق موسوی مقرم نے اپنی کتاب قمر بنی ہاشم میں ایک باب قرار دے کر کافی تفصیل سے لکھا ہے میں اس مقام پر اس کا خلاصہ تحریر کرتا ہوں۔

وہ معزز اور شرفاء جو حضرت عباسؑ کے روضے کے خدمت کا شرف حاصل کرتے چلے آئے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱) جناب محمد بن نعمت اللہ ۱۰۲۵ء سے ۱۰۹۱ء تک

۲) جناب شیخ حمزہ ۱۰۹۱ء سے ۱۱۰۸ء تک

۳) جناب شیخ احمد ۱۱۰۸ء سے ۱۱۸۷ء تک

۴) جناب شیخ عبدالرسول ۱۱۸۷ء سے ۱۲۲۲ء تک

۵) جناب عبدالجلیل ۱۲۲۲ء سے ۱۲۲۴ء تک

۶) جناب سید محمد علی بن درویش ۱۲۲۴ سے ۱۲۲۹ء تک

۷) جناب سید ثابت ابن درویش ۲۲۹ء سے ۱۲۳۸ء تک

۸) جناب سید وہاب ابن سید محمد علی یہ حضرت امام حسینؑ کے روضے کے بھی خادم تھے۔

۹) جناب سید محمد بن جعفر بن مصطفی ۱۲۵۰ء سے ۱۲۵۱ء تک

۱۰) جناب السید حسین بن حسن بن محمد ۱۲۵۱ء سے ۱۲۶۵ء تک

۱۱) جناب السید سعید بن ثابت ۱۲۶۵ء سے

۱۲) جناب السید حسین عرف نائب التولیہ

۱۳) جناب السید حسین بن محمد بن مصطفی ۱۲۸۶ء سے ۱۲۸۸ء تک

۱۴) جناب سید مصطفیٰ نبیرہ سید حسین ۱۲۸۹ء سے ۱۲۹۷ء تک

۱۵) جناب سید محمد مہدی بن محمد کاظم ۱۲۹۷ء سے ۱۲۹۸ء تک

۱۶) جناب سید مرتضیٰ بیرہ سید مصطفی ۱۲۹۸ء سے ۱۳۵۷ء تک

۱۷) جناب سید محمد حسن ابن سید مرتضیٰ ۱۳۵۷ء

حضرت عباسؑ میں حضرت علیؑ کے طور طریقے: حضرت عباس کا طور طریقہ وہی تھا جو حضرت علیؑ کا تھا۔ وہ رسول کریم کے مددگار تھے۔ یہ فرزند رسول امام حسینؑ کے مددگار تھے۔ وہ فقراء و مساکین کو رات کے وقت اپنی پشت پر لاد کر اجناس پہنچایا کرتے تھے۔ یہ بھی امام حسینؑ کی طرح فقراء و مساکین کو غذا پہنچایا کرتے تھے۔ نیز جس طرح حضرت رسول تک پہنچنے کے لیے حضرت علیؑ سے وسیلہ ضروری تھا اسی طرح حضرت امامؑ تک پہنچنے کے لیے حضرت عباسؑ کے وسیلہ کی ضرورت ہے۔ جس طرح حضرت علی باب الحوائج تھے۔ اسی طرح حضرت عباس باب الحوائج تھے۔

فاطمہؑ قم

مولا رضا نے تجھ کو معصومہ کہا ہے
تطہیر کی آیت ترے چہرے کی حیاء ہے

تو میرا مدینہ ہے میری کرب والا ہے
جنت تیری دہلیز پہ آنے کا صلہ ہے

یا فاطمہ قم ہمیں روضے پہ بلا لو
شیعت پہ کڑا وقت ہے ظلمت سے بچاؤ

تیری کیا بات ہے

شاعر اہل بیت
استاد سبز علی شہزاد
(صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی)

سبط خیر الوریٰؐ دلبر مرتضےٰؑ،
شاہ کرب و بلا تیری کیا بات ہے
جو نہ کر پائے سب انبیاء و رسلؑ
تو نے وہ کر دیا تیری کیا بات ہے

مقصد کن کو تو نے بقا بخش دی
جو خدا نے کہا تھا جلا بخش دی
بحر و بر خشک و تر محترم معتبر
ہر کوئی کہہ اٹھا تیری کیا بات ہے

تیرے ممنون آدمؑ بھی ، عیسیٰؑ بھی ہیں
نوحؑ یعقوبؑ ہارونؑ موسیٰؑ بھی ہیں
ناز تم پر بڑا ہے براہیمؑ کو
وارث انبیاءؑ تیری کیا بات ہے

ایسا تیروں کی چھاؤں میں سجدہ کیا
پھر نہ توحید کو کوئی خطرہ رہا
لاشریک ہوگیا حشر تک اب خدا
محسن کبریا تیری کیا بات ہے

میں گناہوں کے صحرا میں بھٹکا ہوا
اور نہیں کوئی تیری سوا آسرا
میں فنا تو بقا میں سزا تو جزا
میں خطا تو عطا تیری کیا بات ہے

میری فریاد کوئی بھی سنتا نہ تھا
میری تقدیر میں کچھ بھی لکھا نہ تھا
لے کے فرزند، راہب یہ کہنے لگا
شکریہ شکریہ تیری کیابات ہے

ہمسری کوئی تیری کرے کس طرح
کوئی ہم شان تیرا بنے کس طرح
تیرا نانا نبیؐ تیرا بابا علیؑ
تیری ماں فاطمہؑ تیری کیا بات ہے

کوئی بھی بندہ پارسا نہ رکا
مجھ پہ کوئی بھی تیرے سوا نہ رکا
پہلے کہتے تھے سب نینوا کربلا
اب ہوں خاک شفا تیری کیابات ہے

تو ہی مخدوم ہے توہی سردار ہے
تو ہی خلد اور کوثر کامختار ہے
تیرا پابند عباسؑ جیسا جری
اے دلیل خدا تیری کیا بات ہے

تیری نسبت سے مجھ کو بھی عزت ملی
ورنہ شہزاد کی کچھ نہیں شاعری
میں تو پڑھتا رہا بس قصیدہ تیرا
مجھ کو سب نے کہا تیری کیا بات ہے

مقبوضہ کشمیر کرہ ارض کا سب سے بڑا قید خانہ ہے جہاں بربریت رقصاں وفرحاں اور انسانیت سسکیاں لے رہی ہے، آغا حامد موسوی

پاکستان کے تمام شہروں اور بیرونی ممالک میں کشمیریوں سے یکجہتی کیلئے ٹی این ایف جے کی ریلیاں، شہداء کو خراج عقیدت، مساجد امام بارگاہوں میں آزادی کیلئے دعائیں

اسلام آباد(ام البنین نیوز) سپریم شیعہ علماء بورڈ کے سرپرست اعلیٰ وتحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سربراہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر ظالم بھارتی افواج کے حصار میں کرہ ارض کا سب سے بڑا قید خانہ ہے جہاں بربریت رقصاں وفرحان اور انسانیت سسکیاں لے رہی ہے، کشمیر کی ویران آبادیاں اور آباد جیل خانے عالمی اداروں کی بے حسی کا ماتم کررہے ہیں، شہادت کو مسکرا کر چومنے والے کشمیریوں کی زبان پر جاری لبیک یا حسینؑ اور پاکستان زندہ باد کے نعرے بھارتی استبداد کی شکست کا اعلان ہے پاکستان میں ہونے والی متواتر دہشت گردی کشمیریوں کی تحریک حریت کو چھپانے کی سازش ہے۔انہوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں ہزاروں بیٹیوں کے چہرے پیلٹ گنوں سے چھلنی کردیئے گئے، ہزاروں خوبرو جوان آزادی کا بنیادی حق مانگنے کی پاداش میں امریکہ واسرائیل کی جانب سے فراہم کردہ بارود کے ساتھ بھون دیئے گئےلیکن کوئی عالمی ادارہ ٹس سے مس نہیں ہورہا بھارت کو اعزازات سے نوازنے اور دوستیاں گھانٹنے والے مسلم ممالک قہر الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں، بھارتی مظالم سے جنگی جرائم بھی شرمارہے ہیں لیکن کوئی عالمی عدالت کشمیریوں کی آواز پر کان دھرنے کو تیار نہیں جو یہ ثابت کرتا ہے کہ اس وقت دنیا میں جنگل کا قانون نافذ ہے پوری دنیا کان کھول کرسن لے کہ دنیا کی تمام تر طاقتیں اپنے ہر جدید اور مہلک ترین ہتھیاروں سے لیس ہوکر بھی مظلوموں کا راستہ نہیں روک سکتیں۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے یوم یکجہتی کشمیر کے موقع پر ہیڈ کوارٹر مکتب تشیع میں منعقدہ دعائیہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ مظلوم کشمیری اپنی جدوجہد جاری رکھیں صرف پاکستانی ہی نہیں دنیا کا ہر غیرت مند اور باضمیر انسان ان کی جدوجہد کو سلام پیش کرتا ہے، مظلوموں کی فتح کا الٰہی وعدہ ضرور پورا ہوکر رہے گا کوئی مودی ٹرمپ اور نیتن یاہو جیسا یزید حسین ابن علیؑ کے نام لیوا حریت پسندوں کو شکست نہیں دے سکتا۔انہوں نے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ بھارت کو جنگی مجرم قرار دے کر کاروائی کرے بصورت دیگر لیگ آف نیشنز سے بھی بدتر انجام کیلئے تیار رہے، کشمیر میں آٹھ لاکھ بھارتی افواج کی تعیناتی اقوام متحدہ کی قراردادوں کی خلاف ورزی ہے، کشمیریوں کو انسانی حقوق اور سیاسی آزادیاں دلوائی جائیں اجتماعات پر پابندی ختم کی جائے میلاد النبیؐ اور عزاداری امام حسینؑ پر پابندیاں ختم کی جائیں۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ 8 جولائی 2016 کو برہان وانی کی المناک شہادت کے بعد تحریک آزادی کشمیر نے نئی انگڑائی لی ہے اور کشمیری دھڑا دھڑ شہادتیں پیش کررہے ہیں سینکڑوں آنکھوں سے محروم ہوچکے ہیں ہزاروں ہسپتالوں میں تڑپ رہے ہیں بچے خوف کی تصویر اور عورتوں کی حرمتیں پامال ہورہی ہیں ہزاروں لوگ لاپتہ ہیں۔انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر خود نہرو اقوام متحدہ میں لے کر گیا 1948 سے 1957 تک سلامتی کونسل نے درجن بھر قراردادوں کے ذریعے یہ فیصلہ دیا کہ کشمیر کا مسئلہ استصواب رائے کے ذریعے حل کیا جائے۔آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ سابقہ یو این سیکرٹری جنرل بطروس غالی کے دور میں یو این قانون کے چارٹر کے چھٹے باب کے تحت کشمیر پر قراردوں کا موثر ہونا تسلیم کیا گیا لہذا اقوام متحدہ پر لازم ہے کہ ان پر عمل کروائے۔انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق بھارت مقبوضہ رقبے کے مطابق 12 سے 18 ہزار فوج رکھ سکتا ہے لیکن آج بھارت میں آٹھ لاکھ فوج مظلوم کشمیریوں کے ساتھ بدترین درندگی کا مظاہرہ کررہی ہے لہذا یو این کشمیر سے فوجوں کا انخلاء کروائے۔دریں اثنا ہیڈ کوارٹر مکتب تشیع میں آمدہ اطلاعات کے مطابق پاکستان کے تمام شہروں میں کشمیریوں سے یکجہتی کیلئے پروگرام منعقد ہوئے۔اوورسیز کارکنان نے مختلف ممالک میں اقوام متحدہ کے دفاتر اور بھارتی سفارتخانوں کے سامنے منعقد ہونے والے احتجاجی پروگراموں میں بھرپور شرکت کی، پاکستان کے تمام شہروں کی مساجد امام بارگاہوں میں دعائیہ تقریبات ہوئیں اور کشمیری شہداء کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور کشمیر کی آزادی کیلئے دعائیں کی گئیں۔

ثقافتی یلغار اسلامی اقدار کو کھوکھلا کر رہی ہے خواتین کی عزت وحقوق سیرت فاطمہ زہراؑ اپنانے میں مضمر ہے، بنت الھدیٰ

حضرت فاطمہ زہراؑ کو اسلام نے خواتین کی نجات دہندہ کے طور پر منتخب کیا، نبی کریمؐ نے بیٹی کے احترام اور محبت کا لازوال درس دیا

اسلامی افکار کے عملی نمونے نسلوں کو سنوارنے کیلئے بہترین گائیڈ لائین ہے، انجمن کنیزان امام العصر اور ام البنین گرلز گائیڈ کے اجتماع سے خطاب

راولپنڈی (ام البنین نیوز) مغربیت اور ہندوانہ ثقافتی یلغار اسلامی اقدار کو کھوکھلا کررہی ہے، اسلام قدامت پسند نہیں روشن خیال مذہب ہے خواتین کی عزت حرمت اور حقوق کی ضمانت سیرت حضرت فاطمہ زہراؑ اپنانے میں مضمر ہے ،خاتون جنت طبقہ نسواں کی عظیم محسنہ ہیں جن کے دم قدم سے تذلیل کا شکار خواتین کو عزت واحترام کی عظیم منزلیں عطا ہوئیں۔ان خیالات کا اظہار معروف اسلامک سکالر سیدہ بنت الھدیٰ انہوں نے انجمن کنیزان امام العصر اور ام البنین گرلز گائیڈ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کو اسلام نے خواتین کی نجات دہندہ کے طور پر منتخب کیا جس معاشرے میں بیٹی زندہ درگور کردی جاتی تھی اسی معاشرے میں کائنات کی افضل ترین ہستی نبی کریمؐ نے بیٹی کے احترام اور محبت کا ایسا لازوال درس دیا کہ فرسودہ رسموں اور جاہلانہ اعتقادات کی بنیادیں ہل کررہ گئیں، رسول کریمؐ نے فرمایا کہ کائنات کی افضل ترین ہستی کی اولاد بیٹی سے چلے گی آج ساری دنیا میں پھیلے فاطمی سادات اولیاء کے طفیل ہی پیغام مصطفیؐ پوری کائنات میں گونج رہا ہے۔سیدہ بنت الھدیٰ نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ ہو بہو رسول خداؐ کی تصویر تھیں۔ام المومنین حضرت عائشہ (رض) سے روایت ہے فرماتی ہیں میں نے عادات چال چلن خصلتوں اور اٹھنے بیٹھنے میں فاطمہ بنت محمد سے آپ سے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا۔جب حضرت فاطمہ آتیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہوجاتے ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔رسول خداؐ حضرت فاطمہ زہراؑ سے بے پناہ محبت کرتے تھے کہ جب سیدہ فاطمہ زہرا کم سن تھیں تو رسول خدا انہیں اپنی آغوش میں بٹھا لیتے انہیں بوسے دیتے اپنی زبان ان کے منہ میں دے دیتے اور فرماتے اے عائشہؓ جب میں جنت کا مشتاق ہوتا ہوں تو فاطمہ کو سونگھتا ہوں اس کے دہن سے جنت کے میووں کا لطف لیتا ہوں۔انہوں نے خواتین کی تنظیموں پر زور دیا کہ سیرت حضرت فاطمہ زہراؑ کو عام کرنے کیلئے زیادہ سے زیادہ اقدامات کئے جائیں کیونکہ یہی اسلامی افکار کے مجسم عملی نمونے قوم کی نسلوں کو سنوارنے کیلئے بہترین گائیڈ لائین ہے۔

اسلام کے عرفان وآگہی کے لئے مشاہیر اسلام کی معرفت ضروری ہے: خانم قمر زہرا نقوی

دنیا بھر کی خواتین سیرت حضرت فاطمہ زہراؑ کو مشعل راہ بنائیں

اسلام آباد (ام البنین نیوز) انجمن دختران اسلام ، ام البنین ڈبلیوایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ خانم قمر زہرا نقوی (فاضلہ قم) نے کہا کہ طبقہ نسواں کو اپنی اصلاح اور فلاح کیلئے دخترِ رسول کریمؐ کی تعلیمات کی عملی پیروی کرنی چاہیئے کیونکہ مادیت وجہالت نے معاشرے کو اخلاقی اور روحانی طور پر پستیوں میں دھکیل دیا ہے جس سے نکلنے کیلئے مشاہیرِ دین و رشریعت اور پاکیزہ خانوادہ عصمت وطہارت کے دامن سے وابستگی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ دنیا بھر کی خواتین عالمی استعمار کی یلغار کے سد باب کیلئے فاطمی سیرت کو اپنائیں اور اسے مشعل راہ بنائیں۔انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ عالمی نسوانیت کو اپنے حق کے حصول اور دفاع کیلئے سیرتِ فاطمہؑ سے استفادہ کرنا چاہیئے۔انہوں نے کہا کہ اسلام نے صنفِ نسواں کو جو عزت وحرمت عطا کی ہے وہ کسی اور دین و مذہب میں نہیں ملتی۔انہوں نے کہا کہ ماضی میں عورت کو ننگ و عار اور بدبختی کی علامت سمجھا جاتا تھا اور اسے زندہ درگور کردیا جاتا تھا یا تجارت کا مال سمجھ کر فروخت کردیا جاتا تھا لیکن دین مبین اور شریعتِ محمدیؐ نے ان تمام فرسودہ تصورات وعقائد کو باطل قرار دیا اور عورت کو مرد کی طرح نہ صرف انسان بلکہ انسان ساز سمجھا اور اسے عزت وکرامت سے ہمکنار کرکے انفرادی واجتماعی حقوق سے استفادہ کرنے کی ضمانت فراہم کی۔انہوں نے کہا کہ اس کے برعکس عالمی استعمار اور یہود وہنود نے عورت کو تفریح کا ذریعہ جانا۔انہوں نے کہا کہ مغرب زدہ عورت اس گھناؤنی سازش سے نابلد ہے اور سرمایہ دار استعمار کا آلہ کار بن چکی ہے جو اپنی عزتِ رفتہ بحال کرنے کیلئے دختر رسولؐ کونین حضرت فاطمہ زہراؑ کے نقش قدم پر چل کر ساحل نجات سے ہمکنار ہوسکتی ہے۔مجلس سے، ذاکرہ نگہت جعفری، ذاکرہ شہر بانو نقوی اور دیگر ذاکرات نے بھی خطاب کیا۔

پوری کائنات میں حضرت فاطمہؑ کا گھر عظمتوں ،فضیلتوں کا سرچشمہ ہے:فاخرہ نقوی

اسلام وہ دین مبین ہے جس میں تمام انسان مساوی مرتبہ رکھتے ہیں ٗکسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں

اسلام آباد (ام البنین نیوز) انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعۃ المرتضی اسلام آباد میں محفل حدیث کساء اور مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ فاخرہ نقوی نے کہا کہ انسانی تمدن و معاشرت کی بنیادی اکائی خانوادہ ہے اور خانوادہ کی بنیاد و اساس ماں ہے جس کا خلوص و قربانی ایثار و نیک نیتی بے غرضی کی نشانی ہے، اسلام وہ دین مبین ہے جس نے معیارِ فضیلت تقویٰ کو قرار دیا ہے، زن و مرد ٗضعیف و قوی کسی کو کسی پر برتری نہیں لیکن از روئے زہد و تقویٰ یہ دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے عورت کو منزلِ معراج پر فائز کیا ہے چنانچہ ماں ٗبہن ٗبیوی ٗبیٹی ہر روپ و حیثیت میں اسلام نے اسے عروج و کمال عطا کیا ہے اور ان کیلئے عزت و حرمت کے حقوق کا حکم صادر فرمایا حالانکہ قبل از اسلام عورت کو ننگ و عار سمجھا جاتا تھا اور اسے زندہ زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا، یہ کریڈٹ صرف اور صرف محسن انسانیت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جاتا ہے جنہوں نے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ذریعہ سے عورت کو بام عروج پر پہنچایا اور اسے کارِ مذلت سے نکال کر شرف و عزت سے نوازا، اسلام نے بتایا کہ تمام انسان مساوی مرتبہ رکھتے ہیں ٗکسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر ٗکسی گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ عہد و پیمان کرنا ہوگا کہ نہ صرف ماں باپ بلکہ ہر خاتون کی عزت و حرمت کے تحفظ و پاسداری کیلئے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھیں گے اور خواتین کیلئے بھی لازم ہے کہ وہ اپنی عفت و حرمت کی حفاظت کریں کیونکہ عفت ایک ایسا خزانہ ہے جس کیلئے دنیا و آخرت کی سعادت و سرفرازی کی ابتدا ہوتی ہے۔مولائے کائناتؑ نے فرمایا عفت سب سے بڑی عبادت ہے ٗجو عورت اپنی عفت کی پاسداری کرتی ہے وہ بہت بڑا فریضہ انجام دیتی ہے۔شہر بانو نقوی نے کہا کہ پوری کائنات میں حضرت فاطمہؑ کا گھر عظمتوں اور فضیلتوں کا سرچشمہ ہے اس گھر کے تمام نورانی افراد اسلام کے رہبر اور انسانیت کے ایسے مسیحا ہیں جن کے دامن سے وابستگی دنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی کی ضمانت ہے۔انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمانان عالم پاکیزہ ہستیوں کی تعلیمات کو فراموش کر بیٹھے ہیں جس کی سزا مسائل و مصائب کی صورت میں آج تک بھگت رہے ہیں۔

حضورؐ نے خاتون جنتؑ کے ذریعہ سے عورت کو بام عروج پر پہنچایا اور اسے شرف و عزت سے نوازا:میمونہ رباب کاظمی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام مجلس سے خطیبہ میمونہ رباب کاظمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسانی تمدن و معاشرت کی بنیادی اکائی خانوادہ ہے اور خانوادہ کی بنیاد و اساس ماں ہے جس کا خلوص و قربانی ایثار و نیک نیتی بے غرضی کی نشانی ہے، اسلام وہ دین مبین ہے جس نے معیارِ فضیلت تقویٰ کو قرار دیا ہے، زن و مرد ٗضعیف و قوی کسی کو کسی پر برتری نہیں لیکن از روئے زہد و تقویٰ یہ دنیا کا واحد مذہب ہے جس نے عورت کو منزلِ معراج پر فائز کیا ہے چنانچہ ماں ٗبہن ٗبیوی ٗبیٹی ہر روپ و حیثیت میں اسلام نے اسے عروج و کمال عطا کیا ہے اور ان کیلئے عزت و حرمت کے حقوق کا حکم صادر فرمایا حالانکہ قبل از اسلام عورت کو ننگ و عار سمجھا جاتا تھا اور اسے زندہ زمین میں گاڑ دیا جاتا تھا، یہ کریڈٹ صرف اور صرف محسن انسانیت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جاتا ہے جنہوں نے حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے ذریعہ سے عورت کو بام عروج پر پہنچایا انہوں نے کہا کہ پوری کائنات میں حضرت فاطمہؑ کا گھر عظمتوں اور فضیلتوں کا سرچشمہ ہے اس گھر کے تمام نورانی افراد اسلام کے رہبر اور انسانیت کے ایسے مسیحا ہیں جن کے دامن سے وابستگی دنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی کی ضمانت ہے۔انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مسلمانان عالم پاکیزہ ہستیوں کی تعلیمات کو فراموش کر بیٹھے ہیں جس کی سزا مسائل و مصائب کی صورت میں آج تک بھگت رہے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر: 443

ماہنامہ الموسوی پشاور

ام البنین

سہ ماہی ایڈیشن

فون + فیکس 091-2552710

Email: almoosavi.news@gmail.com

پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا

پبلشر و ایڈیٹر

آغا عباس علی کیانی

قیمت شمارہ 20 روپے

زرسالانہ

10 فروری
1984 تا 2018
یوم تجدید عہد

یوم تجدید عہد

یوم تجدید عہد

یوم تجدید عہد

یوم تجدید عہد

اوڑھی ردائے فاطمہ علیہ السلام جس دم رسولؐ نے
قرآن رسولؐ، فاطمہ علیہ السلام جزدان بن گئی
فاطمة الزهراء
السلام علیک یا